نمبر ۹۸ | مورخہ ۹ ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۴ ر فروری سنہ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کے متعلق ۱۲ ر فروری بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالٰی کے فضل سے اچھی ہے :۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی خیر و عافیت ہے :۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ لاہور سے واپس تشریف لائے :۔

نظارت تعلیم و تربیت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سرمہ چشم آریہ چشمۂ مسیحی اور برکات الدعا کو امتحانی نصاب مقرر کیا تھا۔ اور ۷۵ اصحاب اس امتحان میں شامل ہوئے تھے جن میں سے ۵۰ کامیاب ہوئے :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔

"جب سے نبوت کا سلسلہ جاری ہوا ہے۔ یہی قانون چلا آیا ہے۔ قبل از وقت ابتلا ضرور آتے ہیں۔ تا کچوں اور پکوں میں امتیاز ہو۔ اور مومنوں اور منافقوں میں بین فرق نمودار ہو۔ اسی لئے خدا تعالٰی نے فرمایا ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ یہ لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں۔ کہ وہ صرف اتنا ہی کہنے پر نجات پا جائیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ان کا کوئی امتحان نہ ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ دنیا میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے۔ جب دنیوی نظام میں یہ نظیر موجود ہے تو روحانی عالم میں یہ کیوں نہ ہو۔ بغیر امتحان اور آزمائش کے حقیقت نہیں کھلتی :۔

آزمائش کے لفظ سے یہ کبھی دھوکا نہ کھانا چاہئیے۔ کہ اللہ تعالٰی کو جو عالم الغیب اور یعلم السر واخفٰی ہے امتحان یا آزمائش کی ضرورت ہے۔ اور بدوں امتحان اور آزمائش کے اس کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا خیال کرنا نہ صرف غلطی بلکہ کفر کی حد تک پہنچتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالٰی کی عظیم الشان صفات کا انکار ہے۔ امتحان یا آزمائش سے اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ تا حقائق مخفیہ کا اظہار ہو جائے۔ اور جس شخص کا امتحان ہو۔ اس کی حقیقت ایمانی منکشف ہو کر اسے معلوم ہو جائے۔ کہ وہ کہاں تک اللہ کے ساتھ صدق، اخلاص اور وفا رکھتا ہے۔ اور ایسا ہی دوسرے لوگوں کو اس کی خوبیوں پر اطلاع ملے۔ پس یہ خیال باطل ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ اللہ تعالٰی جو امتحان کرتا ہے تو اس سے پایا جاتا ہے اس کو علم نہیں۔ اس کو تو ذرہ ذرہ کا علم ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ایک آدمی کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلا آئیں اور وہ امتحان کی چکی میں پیسا جائے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے سے ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است۔ زیر آں گنج کرم بنہادہ است"

حضرت امیر المومنین کی خدمت اقدس میں مخلصین جماعت کی بکثرت درخواستیں

آقا کی طرف سے اپنے ناچیز خدام کا شکریہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ جو ۵۔ فروری کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں حضور نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ قادیان میں ایک شخص کو جب مسجد میں پہرہ دینے کے لئے کہا گیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ اس طرح پہرہ دینا میرے اصول کے خلاف ہے"۔ اس فقرہ اور اس کے متعلق تفصیل کو پڑھکر جو اسی خطبہ میں کی گئی تھی۔ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں مخلصین جماعت کی طرف سے بکثرت ایسے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں بڑے الحاح اور اصرار سے یہ درخواست کی گئی ہے۔ کہ انہیں پہرہ کی خدمت سرانجام دینے کی سعادت بخشی جائے۔ چنانچہ ذیل کا خط دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور کے چند احباب کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ انکار کرنے والا ایک تھا۔ اور خدمت کرنے والے ہزاروں ہیں۔ میں نے تو اس لئے ذکر کیا تھا۔ کہ تا ایسے خیالات پھیل کر لوگوں کے علم و ایمان کو نقصان نہ پہونچے۔ بہرحال ان دوستوں اور دوسرے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن کے ایسے خطوط کثرت سے آرہے ہیں بعض تو ملازمتیں چھوڑ کر آنے کو تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کے اخلاص کو قبول فرمائے:۔

مخلصین جماعت کو مبارک ہو۔ کہ اس آقا نے جس کی ہر ایک خدمت بجا لانا وہ اپنے لئے موجب سعادت سمجھتے ہیں۔ اور جس کے لئے وہ اپنا سب کچھ قربان کر دینا نہایت ہی حقیر خدمت خیال کرتے ہیں۔ از راہ ذرہ نوازی ان کا شکریہ ادا کیا ہے اور ان کے اخلاص میں ترقی کے لئے دعا فرمائی ہے۔ مذکورہ بالا خط حسب ذیل ہے:۔

سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں نے حضور کا ۲۵ جنوری ۱۹۳۵ء کا خطبہ جمعہ اخبار الفضل میں پڑھا۔ اس شخص کے ذکر کو پڑھکر جس کے متعلق حضور نے فرمایا ہے۔ کہ اس کو پہرہ کے متعلق جب کہا گیا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ کہ میں اس طرح پہرہ دوں۔ از حد افسوس ہوا۔ کہ اس نے یہ موقعہ ثواب حاصل کرنے کا اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔ حضور کے خدام میں سے چند دھرم کوٹ بگہ کے اس ناچیز خدمت کے لئے اپنے نام پیش کرتے ہیں۔ حضور اس ناچیز خدمت کو قبول فرما کر ثواب کا موقعہ عطا فرمائیں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اے خدا ہم ناچیز گنہگاروں کو بھی حضور کی خدمت کرنے کا موقعہ عطا فرما۔ آمین۔ نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) خاکسار عبد الغنی جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ دھرم کوٹ بگہ (۲) شیخ جلال الدین صاحب امیر جماعت (۳) میاں فوردین صاحب (۴) چودھری محمد شریف صاحب

وقف کنندگان کیلئے ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ بیرونجات کے ایسے سب اصحاب جنہوں نے اپنی زندگی کے کم از کم تین سال خدمت دین کے لئے وقف کئے ہیں۔ دوبارہ اطلاع دیں کہ کیا وہ اب بھی اپنے اس عہد پر قائم ہیں۔ جس کی اطلاع انہوں نے اس سے پہلے دی تھی۔ ایسے اصحاب حضرت امیر المومنین کی ان ہدایات پر دوبارہ غور کریں جو اخبار الفضل ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء میں درج ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"یہ قربانی ایک دو دن کے لئے نہیں۔ بلکہ مسلسل تین سال کے لئے ہے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ بعض نوجوانوں کو ہندوستان سے باہر بھیجا جائے گا۔ اور بعض کو ہندوستان میں ہی دورہ کے لئے بھیجوں گا۔ بعض اور باتوں کے ذریعہ سے میں تجربہ کرنا چاہتا ہوں جماعت کے اخلاص کا۔ ان نوجوانوں کے اخلاص کا۔ جو توکل کر کے نکل کھڑے ہوں۔ اور جو اتنی بھی فکر نہ کریں۔ کہ کل کی روزی انہیں کہاں سے ملے گی۔ وہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے چلے جائیں۔ اور تبلیغ کرتے پھریں۔ اسی طرح جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وہ حواری نکلے تھے جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے پاس کچھ مت رکھو۔ اور کل کی روٹی کی فکر نہ کرو۔ پھر جہاں سے خدا تعالیٰ انہیں کھلائے کھا لیں اور جہاں سے پلائے پی لیں۔ ...... بعض نوجوانوں کو میں اس طرح استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ اور بعض کے لئے اور طریقہ استعمال کرونگا۔ بہرحال ان کی آزمائش کی جائے گی۔ اور دیکھا جائے گا۔ کہ قربانی کے متعلق ان کے دعوے کیسے ہیں"۔

جو احباب باقاعدہ ملازم ہیں۔ یا جو طالب علم ہیں۔ وہ مستثنےٰ ہیں۔ ہاں اگر ملازمت عارضی ہو۔ اور جلدی ہی وہاں سے فارغ ہونے والے ہوں۔ تو وہ فارغ ہونے کی تاریخ کا حوالہ دے کر اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ طالب علم جنہوں نے اس سال کوئی امتحان دینا ہو۔ امتحان سے فراغت کے بعد اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن بہرحال اطلاع اب دینی ضروری ہے۔ تمام ایسے دوستوں کو حضور نے ایک ماہ کی مہلت دی ہے۔ کہ اس عرصہ میں وہ اپنے نام دوبارہ پیش کریں۔ ورنہ ایک ماہ انتظار کرنے کے بعد ان کے نام اس لسٹ سے کاٹ دیئے جائیں گے اور آخر میں موجود ان کا اعلان کر دیا جائیگا۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

سشن جج صاحب بہادر گورداسپور نے نوٹس بنام سرکار جاری کر دیا

۱۱۔ فروری کو سشن جج صاحب بہادر گورداسپور نے دفعہ ۱۴۴ کے قادیان میں نفاذ کے خلاف مرافعہ کی سماعت کی جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے نوٹس بنام سرکار جاری کرنے کی ہدایت فرمائی۔ کہ ۱۳ فروری کو وجہ بیان کی جائے۔ کہ کیوں ہائی کورٹ کو سفارش نہ کی جائے۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ خلاف قانون ہوا ہے اس لئے اسے منسوخ کر دیا جائے:۔

بائسکل اب نہ بھیجے جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ تبلیغی اغراض کے لئے کچھ سائیکلوں کی ضرورت ہے۔ جو احباب بھیج سکتے ہوں۔ بھیج دیں۔ اس پر احباب کرام نے اس قدر سائیکل بھیج دیئے ہیں۔ کہ حضور نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اب دوست سائیکل روانہ نہ کریں۔ فی الحال اور سائیکلوں کی ضرورت نہیں۔ نیز اس سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا موزوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ سائیکلوں کی تحریک میں جماعت احمدیہ دہلی سب سے بڑھ گئی ہے۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۹۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

احراریوں کی کھلی ہوئی اسلام دشمنی

اسلام کو مٹانے والے دشمنان اسلام سے ساز باز

احراری ان دنوں جہاں سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے خلاف خود ہر قسم کی شرارت اور فتنہ پردازی میں معروف ہیں۔ وہاں غیرت وحمیت کو بالائے طاق رکھ کر یہ بھی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو اسلام کے کھلے دشمن ہیں جو پاکوں کے سردار سید ولد آدم فخر الاولین والآخرین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک ومطہر زندگی پر نہایت ہی گندے الزام لگانے۔ اور آپ کے خلاف انتہا درجہ کی بد زبانی کرنے والے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ قرار دے رکھا ہے۔ کہ اسلام کو صفحۂ عالم سے حرف غلط کی طرح مٹا دیں۔ اور مسلمانوں کو نابود کر دیں۔ ان سے امداد حاصل کر کے احمدیت پر حملہ آور ہوں۔ اور ان کے بل بوتے پر جماعت احمدیہ کو جو اسلام کی خاطر اپنا مال وجان قربان کر رہی ہے۔ اور تمام ادیان عالم پر اسلام کو غالب کرنے میں معروف ہے کچل دیں ؛

چنانچہ احراری اس بات کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ مل کر۔ اور ان کے دوش بدوش کھڑے ہو کر احمدیت کے خلاف نبرد آزما ہوں۔ چونکہ اسلام کے یہ کھلے اور خطرناک دشمن سمجھتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی اسلام کی خدمتگزار اور اسے حقیقی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کرنے والی ہے۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ اگر اس جماعت کو نقصان پہونچانے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو پھر اسلام کے خلاف اپنے ناپاک ارادوں کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے میں بآسانی کامیاب ہو سکیں گے۔ اس لئے وہ بڑی خوشی اور مسرت سے احراریوں کو امداد دے رہے۔ اور ان کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں ؛

عیسائیوں کے ایک نہایت ذمہ وار۔ اور ان کے خاص نمائندہ پادری احمد مسیح صاحب کی تحریروں سے ہم "الفضل" کے گزشتہ پرچوں میں ثابت کر چکے ہیں۔ کہ عیسائی احمدیت کے خلاف احراریوں کی سرگرمیوں کی اس لئے تائید وحمایت کر رہے ہیں۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ احراری احمدیت کی مخالفت کر کے اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کو تقویت دے رہے ہیں۔ بلکہ اسلام پر عیسائیت کے غلبہ کا اعتراف کر رہے ہیں۔

چنانچہ پادری صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

"زمیندار اور اس کے ہم نواؤں نے مرزائی اور قادیانیوں کے بالمقابل وہ کام کیا۔ اور کر رہے ہیں۔ جو قابل ستائش ہے۔ اور خداوند کے نام کی بڑائی ہو جس نے مسلمانوں میں سے اپنے کام کے لئے کام کرنے والے کو چن لیا"

"قادیانیوں کی دل کھول کر تردید کرنا "زمیندار" اور اس کے ہمنواؤں کا نہایت اچھا کام ہے۔ ہم "زمیندار" اور اس کے معاونین کی اس کام میں قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا ایک ایسے دعویدار کے دعوئے کی تردید کرنا جو خداوند کا نام پانے کا مدعی ہو۔ بہر آئینہ خداوند کی تائید کرنا۔ اور خداوند کے جلال کی قدر کرنا ہے"

"مبارک ہیں ایڈیٹر "زمیندار"۔ اور ان کے معاون جو میرے خداوند (یسوع مسیح) کے بالمقابل کسی کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور دھڑلے سے اس کی تردید کر رہے ہیں"

ان حالات میں ظاہر ہے۔ کہ جو عیسائی جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احراریوں کو امداد دے رہے ہیں۔ اور جن کی امداد پر احراری پھولے نہیں سماتے۔ وہ یہ سمجھ کر مدد دے رہے ہیں۔ کہ احراری اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں ان کے "خداوند" کی برتری ثابت کر رہے ہیں ؛

اب غور کیجئے۔ کیا اسلام کی صداقت پر یقین رکھنے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اولین وآخرین سے برتر سمجھنے والوں کی یہ حالت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے قول وفعل سے عیسائیت اور یسوع مسیح کی برتری کا اس زور شور سے اظہار کریں۔ کہ عیسائی بڑی مسرت اور بہجت سے انہیں داد دینے لگ جائیں۔ اور سمجھ لیں۔ کہ عیسائیت کو اسلام پر غالب کرنے کا کام خود مسلمان کہلانے والے سرانجام دے رہے ہیں

عیسائیوں کے علاوہ آج کل احراریوں کو جن لوگوں کی امداد پر بہت بڑا ناز ہے۔ وہ آریہ صاحبان ہیں۔ ان سے امداد حاصل کر کے اور انہیں اپنے ساتھ شریک کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف جلسے کئے جاتے۔ ریزولیوشنز پاس کئے جاتے۔ آریہ اخباروں میں اپنے حق میں پراپیگنڈا کرایا جا رہا اور آریہ لیکچراروں سے اپنی حمایت میں تقریریں کرائی جا رہی ہیں۔ اور نہایت ہی نادانی اور جہالت سے یہ سمجھا جا رہا ہے۔ کہ اسلام کی حفاظت کے متعلق آریوں نے اپنی تمام طاقتیں اور تمام قابلیتیں احراریوں کے حوالے کر دی ہیں۔ حالانکہ معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ وہ آریہ جن کے گرو کا بقول ان کے مشن ہی یہ تھا۔ کہ "وہ موجودہ مذاہب کے علم وعقل اور اخلاق کے برخلاف اصولوں اور اعتقادوں کا کھنڈن کرتے" اور اب بھی وہ علے الاعلان اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ "اس سلسلہ میں مذہب اسلام کے اصولوں کا بھی کھنڈن کیا" گویا وہ اسلام کے اصول اور اعتقادات کو علم وعقل اور اخلاق کے خلاف قرار دیتے۔ اور ان کا کھنڈن کرنا ضروری سمجھتے ہیں ان کے متعلق یہ بات کیونکر وہم وگمان میں بھی آ سکتی ہے۔ کہ وہ احراریوں کو اسلام کے شیدائی اور اس کے اصلی محافظ سمجھکر اس لئے ان کی امداد کر رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اسلام کو سخت نقصان پہونچا رہی ہے۔ اور وہ احراریوں کو اسلام کی حفاظت کرنے کے لئے مدد دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر آریوں کا یہ مشن ہے۔ اور یقیناً یہی ہے۔ کہ اسلام کو مٹا کر ویدک دھرم پھیلائیں۔ اگر آریوں کا یہ مشن ہے۔ اور یقیناً ہے۔ جیسا کہ "ستیارتھ پرکاش" کا چودھواں باب بتا رہا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق انتہاء درجہ کی بد زبانی۔ اور افترا پردازی کر کے آپ کو کریہ المنظر ظاہر کیا جائے۔ اگر آریوں کا یہ مدعا ہے۔ اور یقیناً ہے۔ جیسا کہ وہ بارہا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ تمام دنیا سے مسلمانوں کو مٹا کر مکہ پر اوم کا جھنڈا گاڑیں۔ تو خدارا بتایئے۔ وہ ان لوگوں کے حامی اور مددگار کس طرح بنا

...بنانے کے متعلق سمجھتے ہوں۔ کہ وہ اسلام کو دنیا میں اصلی صورت میں قائم رکھنے والے بلکہ ساری دنیا میں پھیلانے والے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لازوال حسن اور بے مثال خوبیاں دنیا میں ثابت کرنے والے ہیں۔ اور جو اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو اسلام پر اتنا مضبوط اور پختہ بنا دیں۔ کہ کوئی چیز انہیں نہ ہلا سکے۔ آریہ انہی لوگوں کو امداد دے سکتے ہیں۔ اور انہی کی حمایت میں ان کی غایتیں صرف ہو سکتی ہیں جن کے متعلق سمجھتے ہوں۔ کہ وہ اسلام کی تخریب و تذلیل میں ان کے ممد و معاون ہیں۔ اور اسلام کو مٹانے میں ان کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں:۔

اب ایک طرف آریوں کے رشی کی "مقدس پستک" ستیارتھ پرکاش کو رکھئے۔ آریوں کے مشن پر نظر کیجئے۔ ان کے گزشتہ طریق عمل کو دیکھئے۔ اور دوسری طرف احراریوں کا ان کے ساتھ ساز باز ملاحظہ کیجئے۔ ان کی حمایت اور تائید پر نظر کیجئے۔ اور پھر بتائیے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ان کے اس اتحاد کی سوائے اس کے کوئی اور غرض ہو سکتی ہے۔ کہ اسلام کو نقصان پہونچایا جائے۔ اور مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ یہ بالکل واضح بات ہے۔ لیکن مزید وضاحت اخبار "آریہ مسافر" لاہور ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء نے اپنے مضمون "احمدیت" میں کر دی ہے۔ اخبار مذکور یہ ذکر کرتا ہوا کہ "بانی آریہ سماج پنڈت دیانند جی نے اسلام کو علم و عقل۔ اور اخلاق کے برخلاف قرار دینے کے لئے جب اعتراضات کئے۔ تو اس وقت اہل اسلام میں سے سوامی جی کے اعتراضات کا کوئی جواب دینے کے لئے تیار نہ تھا" لکھتا ہے:۔

"مسلمانوں میں ایک سر سید احمد خاں صاحب تھے۔ جو ایک نیک خصلت اور عالم آدمی تھے۔ ان کے دل میں اپنی قوم کی بہبودی کا خیال تھا۔ وہ اگر چاہتے تو سوامی دیانند جی کے اسلام پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کرتے۔ مگر یہ صاحب سوامی جی کے بھگت اور مداح تھے۔ وہ سوامی جی کی علمیت کو جانتے تھے۔ اور سوامی جی کے اسلام کے متعلق اعتراضات کی صداقت محسوس کرتے تھے سوامی جی کی اسلام کے اصولوں کی تردید کو دیکھ کر ہی سر سید صاحب کے دل میں رائج الوقت اسلام کی کمزوریوں میں اصلاح کا خیال پیدا ہوا"۔

گویا جس وقت بانی آریہ سماج اسلام پر نہایت ہی گندے اور ناپاک اعتراض کر رہے تھے اس وقت سوائے سر سید کے کسی میں جرأت نہ تھی کہ اسلام کی حمایت کے لئے کھڑا ہو لیکن سر سید بھی دیانند جی کے آگے ہتھیار ڈال کر ان کے بھگت اور مداح بن گئے۔ اور انہیں اسلام میں کمزوریاں محسوس ہونے لگیں ایسی حالت میں اسلام آریوں کے حملوں اور سر سید احمد ایسے مسلمان کہلانے والوں کی دست برد سے کیونکر محفوظ رہا۔ اور کس نے اسے اسی شکل میں قائم رکھا۔ جس میں وہ نازل ہوا تھا۔ اس کے متعلق اخبار "آریہ مسافر" کا ہی بیان ملاحظہ ہو لکھتا ہے:۔ "دنیا کے دیگر اسلامی ممالک ترکی، ایران، مصر وغیرہ میں اسلام میں قابل قدر اصلاح ہوئیں (ظاہر ہے کہ آریوں کے نزدیک اصلاحات وہی ہو سکتی ہیں۔ جو حقیقی اسلام کو بگاڑنے اور اسے مسخ کرنے کا موجب ہوں) مگر ہندوستان میں اسلام میں وہی قدامت پسندی اب تک قائم ہے (گویا صرف ہندوستان میں اسلام اب بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے) سر سید احمد خاں نے اسلام میں اصلاح کی کوشش کی مگر ان کی یا ان کے ہم خیال مسلمان اصحاب کی کوششیں کامیاب نہ ہوئیں (کیوں) اس لئے کہ مسلمانوں میں مرزائیت یا احمدیت نے اسلام میں پرانی تنگدلی کی سپرٹ کو اپنی تعلیم کے ذریعہ پھر سے تازہ کر دیا۔ اگر مرزائیت یا احمدیت کا وجود نہ ہوتا۔ اور مرزا صاحب خدا کا نبی بننے کا دعوےٰ نہ کرتے۔ تو ممکن تھا کہ علم و تہذیب کی موجودہ روشنی میں اسلام میں نمایاں تغیر آجاتا...

جماعت احمدیہ کی خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک تازہ قربانی

عراق میں ایک مخلص احمدی شہید کر دیا گیا

خدا تعالیٰ کے فضل سے بلادِ عربیہ میں بھی احمدیت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ سعید الفطرت اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے ایثار، اور اخلاص کی نہایت اعلےٰ مثالیں پیش کر رہے ہیں۔ ہر قسم کی تکالیف نہایت خوشی اور بشاشت سے برداشت کرتے ہوئے مومنانہ حوصلہ اور استقلال دکھا رہے ہیں۔ حتےٰ کہ اپنے خون کے قطروں اور جسم کے ذروں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرنے کا فخر بھی حاصل کر رہے ہیں:۔

ایک عرب نوجوان الحاج عبد اللہ صاحب نے جو ایک نہایت مخلص احمدی ہیں۔ اور ایک لمبا عرصہ قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آج کل اپنے وطن میں تبلیغ احمدیت میں مصروف ہیں ۱۰ شوال ۱۳۵۳ھ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں جو عریضہ لکھا۔ اور جو حال میں پہنچا ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "آج بغداد سے ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ شیخ احمد فرقانی جو عرصہ دس سال سے احمدیت کی وجہ سے مخالفین کے ظلم و ستم برداشت کرتے چلے آ رہے تھے۔ جن کا لوگوں نے بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ ان کو شہید کر دیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ لواء کرکوک میں اپنے گاؤں میں رہتے تھے۔ جو بغداد سے قریباً دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ جب میں بغداد میں تھا۔ تو وہ کئی ہفتے میرے پاس آ کر رہے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے حد محبت اور اخلاص رکھتے تھے۔ آپ کے فارسی اور عربی اشعار سن کر وجد میں آ جاتے۔ اور زار زار رونے لگ جاتے تھے"۔

اگرچہ ہمارے اس شہید بھائی کا ایک ایک لمحہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو رہا تھا۔ کیونکہ وہ ہر وقت دشمنوں میں گھرا رہتا۔ اور ان کے مظالم کا نشانہ بنا رہتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کے اخلاص اور استقلال کو قبول فرماتے ہوئے نہ صرف اس کے تمام دکھوں اور تکلیفوں کا خاتمہ کر دیا۔ بلکہ اپنے فضل سے ایسی زندگی عطا فرما دی جس کے متعلق وہ ارشاد فرما چکا ہے۔ کہ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات۔ بل احیاءٌ۔ یعنی میری راہ میں جان دینے والوں پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔ وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ ہوتے ہیں۔ انصاف پسند اصحاب غور کریں۔ کہ دور دراز کے علاقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے والوں کا کھڑا ہونا۔ اور پھر اس قدر ایثار و اخلاص دکھانا کہ سالہا سال تک مظالم کا شکار بننے کے باوجود جان تک دے دینا۔ مگر قدم پیچھے نہ ہٹانا کیا کوئی معمولی بات ہے۔ ہمیں جہاں اپنے ایک مخلص بھائی کی وفات کی وجہ سے سخت صدمہ ہے۔ وہاں اس درجہ کے متعلق جو اسے حاصل ہوا خوشی اور فخر بھی ہے۔ بلکہ دل میں تڑپ ہے۔ کہ ایسا موقعہ ہمیں بھی حاصل ہو۔ احباب اپنے اس شہید بھائی کی نماز جنازہ پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔

ایک خواب اور اس کی تعبیر

اخبار الفضل میں چند خوابیں پڑھ کر مجھے یہ تحریک ہوئی۔ کہ میں بھی اپنا ایک خواب بیان کردوں۔ جس کا تعلق موجودہ واقعات کے ساتھ نہایت گہرا ہے اور چونکہ اسکے بعض حصے نمایاں طور پر پورے ہو چکے ہیں۔ نیز اس لئے کہ اس خواب سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس دنیا کے حوادث اور مقدرات کے لئے عالم روحانی میں پہلے سے تیاریاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور یہ کہ علم الہٰی اور مشیت الہٰی اس دنیا کے ظواہر میں ایسے طور پر کام کر رہی ہے کہ اس کا مقابلہ شیطانی طاقتیں بہت دیر تک نہیں کر سکتیں۔ اس لئے مجھے یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اپنے اس خواب کا ذکر کردینا احباب کے لئے زیادتیٔ ایمان اور تسلی کا باعث ہوگا۔

میں نے یہ خواب آج سے گیارہ بارہ مہینے قبل ایسے وقت دیکھا تھا۔ کہ موجودہ شرارت اور مخالفت ابھی پس پردہ تھی۔ میں نے اپنے چند احباب کو یہ خواب اس وقت سنایا تھا۔ اور چونکہ اس کا تعلق اسمہ احمد کی پیشگوئی کی تشریح کے ساتھ بھی تھا۔ اور میں نے بارہا چاہا۔ کہ اس کا ذکر اس کتاب کے مقدمہ میں کردوں مگر طبعی حیا مانع رہی۔ اب اس خواب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کا ایک اعجاز یقین کرتے ہوئے اس کا اخفاء نامناسب سمجھتا ہوں۔ خصوصاً جبکہ وہ اپنی بعض تفصیلات میں پوری ہو چکی ہے۔ خواب کی صحیح کیفیت تو الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ مگر بلاشبہ وہ اپنے اندر ایک بہت بڑی تجلی رکھتی ہے۔

خواب یہ ہے:۔

میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک محل کے بالاخانے میں ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اور جس کے متعدد کمرے ہیں۔ ایک بڑا کمرہ ہے۔ جس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا کمرہ ہے۔ ان دونوں کمروں کو ایک چھوٹا سا زینہ ملاتا ہے۔ بڑا کمرہ چھوٹے کمرے سے ذرا اونچا ہے۔ چھوٹے کمرے میں دسترخوان بچھا ہوا ہے۔ جس پر کھانے چنے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالائی کمرے میں ۔۔ جو خوبصورت ہال ہے۔ کسی تصنیف میں مشغول ہیں۔ میں اور میرے ساتھی انتظار کر رہے ہیں۔ کہ حضور فارغ ہو کر تشریف لائیں تو حضور کے ساتھ کھانا کھائیں۔ ہم کافی دیر تک انتظار کرتے رہے مگر حضور کو کھانے کی طرف قطعاً توجہ نہیں۔ بلکہ تصنیف میں کلی استغراق ہے۔ ہم بھی انتظار کرتے کرتے آخر کھانے سے بے توجہ ہو گئے۔ زیریں کمرے کے ساتھ ہی ملحق ایک اور کمرہ ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خاندانِ نبوت کے افراد کے ساتھ موجود ہیں۔

اتنے میں مجھے ایسا معلوم ہوا۔ کہ بندروں اور ریچھوں کا تماشہ کرنے والے باہر آئے ہیں۔ اور خاندان کے افراد تماشا دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تماشا دیکھنے سے روک دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لمحہ کے لئے اپنے قلم کو روک کر سر اوپر اٹھایا۔ اور اس کمرے کی طرف مونہہ کر کے فرمایا محمود! اخلاق وہ ہوتے ہیں۔ جو آزادی میں پیدا ہوتے ہیں۔ حضور یہ کہہ کر پھر لکھنے میں مشغول ہو گئے۔ ان الفاظ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ یہ سمجھے گویا افراد خاندانِ نبوت کو تماشا دیکھنے دیا جائے۔ اور خاندانِ نبوت کے افراد میں یہ خوشی محسوس ہوئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اجازت مل گئی ہے۔ اس پر میں اس کمرہ سے جہاں دسترخوان بچھا ہوا تھا، باہر آتا ہوں۔ اور اس کمرے کے دروازے کے قریب کھڑا ہوتا ہوں۔ جہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ موجود ہیں۔ اس دروازہ کے بالمقابل میرے بائیں طرف ایک اور دروازہ ہے۔ جس میں سے نیچے سیڑھیاں جاتی ہیں۔ اور جہاں سے محل کے اردگرد کے میدان میں جانے کے لئے راستہ ہے۔ میرا مونہہ مشرق کی طرف ہے۔ اور میں وہاں ان دونوں دروازوں کے درمیان کھڑا ہوں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ دو ملنگ ان سیڑھیوں سے اس محل کے اوپر آئے۔ اور وہ اس کمرہ کا قصد کرتے ہیں۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور افرادِ خاندان نبوت موجود ہیں۔ دونوں جسم سے ننگے ہیں۔ صرف لنگوٹ باندھے ہوئے ہیں۔ ایک ان میں سے لمبے قد کا ہے۔ جس کا رنگ سانولا زردی مائل ہے۔ سنجیدہ تجربہ کار اور دھیمی چال کا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے چہرہ پر دانے سے ابھرے ہوئے ہیں۔ دوسرا پست قد سیاہ فام اور اوچھا ہے۔ اول الذکر بغیر داڑھی کے ہے۔ اور دوسرے کی ٹھوڈی پر کچھ بال ہیں۔ اتنے میں انہوں نے مجھے دیکھا۔ پست قد ملنگ کا چہرہ مجھے دیکھتے ہی غصے سے بھر گیا۔ آنکھیں سرخ ہو گئیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے انتقامی جذبات سارے کے سارے ابھر آئے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا میں نے کسی زمانہ میں اس کو کچھ نقصان پہنچایا تھا۔ اب وہ اس کا مجھ سے انتقام لینا چاہتا ہے۔

میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے ہاتھ میں چھڑی ہے۔ اور میں اس کے حملہ کا جواب دینے کے لئے اپنے آپ کو پورا مستعد پاتا ہوں۔ میں نے اس کی نیت کو بھانپ کر اپنے آپ کو اپنے قدموں پر مضبوط کیا۔ اور چھڑی کو اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے۔ اور اسے تھوڑی سی حرکت دی ہے۔ کہ جونہی وہ آگے بڑھے تو اس کے سر پر کاری ضرب لگاؤں۔ بڑا ملنگ میری پوری مستعدی کو دیکھ کر یہ سمجھا ہے۔ کہ اس کے ساتھی کا وار خالی جائیگا اور اس کے لئے خطرہ ہے۔ وہ اس پست قد ملنگ کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔ کہ یہ موقعہ حملہ کرنے کا نہیں۔ اور اسے روکتا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں اس کمرہ گھس گئے۔ جہاں خاندانِ نبوت کے افراد موجود ہیں۔ میں بلند آواز سے پکارتا ہوں کہ انہیں اندر نہ آنے دیا جائے۔ اور اپنی آواز کو بلند سے بلند کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ کہ انہیں فوراً نکال دیا جائے۔

اسی اثناء میں وہ دونوں اندر جا کر یہ دھوکہ دے رہے ہیں کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ مگر میری گھبراہٹ اور شور و پکار اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ وہ دونوں گھبرا گئے۔ یہاں تک کہ میں دیکھتا ہوں۔ وہ دونوں کمرے سے باہر آگئے۔ اور انہوں نے سیڑھیوں کا قصد کیا۔ مگر جونہی وہ میرے سامنے سے گزرے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ پست قد ملنگ کا رنگ پھر بدلا۔ اور بالکل وہی کیفیت طاری ہوئی۔ جو پہلے تھی۔ اور میں بھی اپنے آپ کو اس کے مقابلہ کے لئے پورا مستعد پاتا ہوں۔ مگر بڑے ملنگ نے اسے اشارہ کر کے روک دیا۔ پھر وہ دونوں چلے گئے۔

اس کے بعد میں اپنے آپ کو مع مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال محل کے میدان میں دیکھتا ہوں۔ یہ میدان اپنے اردگرد کی زمینوں سے بہت اونچا ہے۔ ایک طرف میں دیکھتا ہوں۔ کہ گہرے گڑھے ہیں۔ اور ان گڑھوں میں بندروں اور ریچھوں کا تماشہ ہو رہا ہے۔ اور ایک شور برپا ہے۔ میں اور مولوی صاحب دونوں ٹیک لگائے ہوئے اطمینان سے وہ نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ اس گڑھے میں تاریکی ہے۔ مگر میدان روشن ہے۔ اسی اثناء میں مجھے خیال آیا۔ کہ جب سے میں ولایت گیا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ کو میں نے خط نہیں لکھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حال ہی میں میں نے خط لکھا ہے۔ اور خیال آتا ہے۔ کہ اب تو حضور پاس ہی ہیں۔ چلو چل کر حضور سے ملاقات کریں۔ میں کھڑا ہوتا ہوں۔ اور مڑ کر کیا دیکھتا ہوں کہ حضور اسی میدان میں کھڑے اس نظارہ کو دیکھ رہے ہیں۔ حضور کا چہرہ چمک رہا ہے۔ میں قریب جاتا ہوں۔ السلام علیکم کے بعد حضور سے مصافحہ کرتا ہوں اور حضور کے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہوں۔ بوسہ دیتے ہوئے مجھے خیال آیا۔ کہ شاید حضور نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں سر اٹھا کر پوچھتا ہوں۔ کہ حضور نے مجھے پہچانا۔ حضور مسکراتے ہوئے عربی زبان میں مجھ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ کیوں نہیں ہم آپکو

پہچانتے ہیں۔ آپ عربی زبان خوب جانتے ہیں اس کے بعد نہایت ہی محبت بھرے لہجہ میں ایک اور عربی فقرہ فرمایا۔ جس کا مفہوم میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ میں حضور کی ذات کے متعلق ایسی خدمت سرانجام دوں۔ جس کا تعلق عربی زبان کے ساتھ ہے۔ میں حضور کی ذرہ نوازی پر شرم محسوس کرتا ہوں۔ اور یہ جواب دیتا ہوں۔ کہ جو کچھ مجھے آتا ہے یہ حضور کے فیض سے ہے اور اس کے بعد مجھے یاد نہیں کہ میں آگے بڑھا ہوں یا حضور نے خود ہی مجھے اپنے سینے سے لگایا ہے۔ محبت سے میں حضور سے بغلگیر ہوا ہوں۔ یہاں تک کہ میں اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود میں غائب پاتا ہوں۔ اسی محبوبیت اور پرکیف لذت کی حالت میں میری آنکھ کھلتی ہے اور سورہ صف کے وہ مشکل مقامات جن کا تعلق اسمہ احمد کی پیشگوئی کے ساتھ ہے۔ سب کے سب حل پاتا ہوں۔ جس کے نتیجہ میں میرا وہ لیکچر تھا جو جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء پر میں نے دیا۔ اور وہ کتاب کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔

اس خواب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ (۱) عالم روحانی میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے فرائض منصبی میں پوری مستعدی کے ساتھ مشغول ہیں۔ اور حضور کی مقدس توجہات سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کو خصوصیت کے ساتھ تبلیغ اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ جو ایک بڑے پیمانہ پر شروع ہونے والی ہے۔ میں نے اپنے اس خواب کا اب تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سے کوئی ذکر نہیں کیا۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھانے سے مستغنی دکھائے گئے۔ اس کے نتیجہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے تمام جماعت کو کھانے پینے کے متعلق خاص ہدایات دی ہیں۔

(۳) احراریوں کا یہاں جلسہ ہوتا ہے۔ عطاء اللہ بخاری اور صناد ید مخالفت تماشا کرتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اپنی جماعت کو وہاں جانے سے روکتے ہیں

(۴) پست قد سیاہ فام ملنگ جس کی ڈاڑھی ہے۔ وہ سیاہ دل لوگ ہیں۔ جو ہماری تبلیغی مساعی سے چڑ کر ہم پر خونی حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے گا اگر انہوں نے حملہ کیا تو وہ ان کے لئے خاتمہ کا باعث ہو گا۔ اور یہ لوگ کسی بڑے آدمی کی شہہ پر یہ دلیری دکھا رہے ہیں۔ کیونکہ خواب میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ لمبے قد کا ملنگ چھوٹے کو اپنے ساتھ لایا ہے انشاء اللہ یہ دونوں قسم کے لوگ نامراد واپس جائیں گے

(۵) وادیٔ ظلمت میں تماشا کرنے والوں کی روحانیت کا نقشہ خواب سے پورے طور پر نمایاں ہے اور محتاج تعبیر نہیں۔

(۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ کو یہ فرمانا کہ اخلاق وہ ہوتے ہیں جو آزادی میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی نہایت واضح ہے۔ اور اس ضمن میں ارشادات جو گذشتہ خطبات جمعہ میں حضور فرما چکے ہیں۔ اس کی پوری تشریح ہے اور خصوصاً اب جبکہ جماعت کو سیاسی انجمنیں قائم کرنے کی حضور نے اجازت فرمائی ہے۔

(۷) یہ خواب مجھے ان ایام میں دکھایا گیا۔ جب کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے درود شریف پر کتاب لکھی۔ اور میں نے وہ کتاب پڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجنا شروع کیا۔ جو اب تک جاری ہے۔ اس سے پہلے میں نے اس طرف کبھی ایسی توجہ نہیں کی تھی۔ اس درود شریف کی برکت سے مجھے یہ نظارہ دکھایا گیا۔

(۸) آخری حصے کی تعبیر وہ کتاب ہے جس میں اسمہ احمد کی پیشگوئی کی تشریح ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس قسم کی خوابوں سے اس بات کا یقینی طور پر پتہ چلتا ہے۔ کہ اس دنیا کے حوادث رونما ہونے سے پہلے عالم روحانی میں ایک تیاری ہوتی ہے۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ

ایک اور خواب

حاجی محمد عبد اللہ صاحب بھیرہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت اقدس میں لکھتے ہیں۔

بندہ نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضور لائل پور شہر کی مسجد کے اندر سبز رنگ کی کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ اور جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاری ہے۔ خلقت جلسہ کے لئے جمع ہو رہی ہے۔ بندہ بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہے۔ سب سے پہلے بندہ کو حضور نے حکم دیا۔ کہ تم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات پر تقریر کرو۔ جس وقت بندہ حضور کے حکم کے بموجب تقریر سے فارغ ہوا۔ اور حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے کھڑے ہونے والے ہی تھے۔ کہ اتنے میں احراریوں کے کئی ایک مبلغ ایک کتاب لئے ہوئے حضور کی خدمت میں پیش ہوئے جن میں سے بندہ اکثر کو جانتا ہے۔ ان کے ساتھ ہی ایک بڑا مجمع آدمیوں کا ہے۔ وہ حضور سے یوں گویا ہوئے۔ کہ اے محمد مصطفےٰ کے غلام۔ مجدد وقت کے فرزند ہمارے پاس ایک کتاب ہے۔ جو بہت بھاری تھی۔ اگر آپ اسے کھول دیں تو ہم حضرت مرزا صاحب کو خدا کی طرف سے مبعوث شدہ مسیح موعود ماننے کو تیار ہیں۔ کیونکہ یہ کتاب ہم دنیا کی تمام گدیوں میں لے جا چکے ہیں۔ مگر آج تک اس کا کسی بزرگ نے ایک ورق تک بھی نہیں الٹا۔ آج آپ کی خدمت میں بطور آزمائش کے اور آپ کی صداقت کو دیکھنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ اس پر حضور نے ان سے اس بات کا پکا وعدہ لے کر تمام پبلک کو جو کہ اس وقت تقریباً ۲ ہزار کے قریب نظر آتی تھی۔ کلمہ پڑھنے کا حکم دیا۔ اور زور سے نعرہ بلند ہوا۔ اس کے بعد حضور کے دست مبارک سے کتاب کا ایک ایک ورق کھل گیا۔ جس کے دیکھنے پر بندہ نے زور سے احمدیت زندہ باد کا نعرہ بلند کیا۔ اور وہ مجمع کثیر جو کہ اس وقت احراری مولویوں کے ہمراہ تھا۔ معہ ان احراری مولویوں کے حضور کے قدموں پر گر گیا۔ اور حضور نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا جلد ادا کیا جائے

ان احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن سعی کی۔ اور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنے اور فراہم کرنے کی کوشش فرمائی۔ لیکن ابھی کچھ احباب اور جماعتیں ایسی ہیں۔ کہ جو رقم چندہ جلسہ سالانہ ان پر واجب تھی۔ وہ انہوں نے پوری کی پوری ادا نہیں کی۔ اور بعض احباب اور جماعتیں ایسی بھی ہیں۔ جن کی طرف سے اس مد میں کوئی رقم داخل نہیں ہوئی۔ چونکہ جلسہ سالانہ کا بجٹ جو تجویز کیا گیا تھا۔ اس کا جلد پورا کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے احباب اور عہدیداران جماعت بہت جلد اپنے اپنے ذمہ کا بقایا ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اشاعت اسلام

الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر سابق مبلغ مغربی افریقہ کی جلسہ سالانہ کی تقریر کا بقیہ حصہ

ماریشس میں مشن

یہ جزیرہ افریقہ کے مشرق میں بحر ہند کے اندر واقع ہے۔ یہاں پہلے فرانسیسی قبضہ تھا۔ اس لئے لوگ فرنچ زبان سے زیادہ مانوس ہیں۔ گنے کی کاشت اور تجارت کے سلسلہ میں ہندوستانیوں کی کافی تعداد آباد ہے۔ اس لئے ہندوستان کا مذہبی کرہ ہوائی پیدا ہے۔ آریہ سماج بھی ہے۔ ہر سلسلہ کی مخالف انجمنیں ہیں۔ خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام ۱۹۱۴ء میں خاکسار نیر نے ونسٹر ریویو انگریزی میں ایک اخبار ال اسلام Message de l'Islam جو فرنچ زبان میں دیکھا۔ اور اس اخبار کے ایڈیٹر مسٹر نوردیا سے زیر ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خط و کتابت شروع کی۔ جو ایک سال تک جاری رہی جس وقت ان صاحب کے خطوط قادیان آیا کرتے تھے۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب سے بھی خط و کتابت تھی۔ سلسلہ کی نسبت ان کا ابتدائی صرف اس قدر علم تھا۔ کہ احمدیہ تحریک ایک تبلیغی جماعت ہے جس کا مرکز قادیان اور صدر مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ مگر لاہور و قادیان سے خط و کتابت نے ان کے علم میں اضافہ کیا۔ اور اسی وقت جمعدار میر حسن نام ایک دوست فوجی ملازمت کے سلسلہ میں ماریشس پہونچ گئے۔ اور خط و کتابت گفتگو اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ سے ایک سکول ماسٹر عظیم سلطان غوث صاحب نے بیعت کی۔ اور پھر میاں میر سبحان نے۔ اس عرصہ میں مسٹر نوردیا بہت نرم ہو گئے۔ اور قادیان و لاہور میں صلح کرانی چاہی اور لکھا Union is Strength یعنی اتحاد میں طاقت ہے۔ اس خط کا جواب بہت لمبا حضرت امیر المومنین نے خود لکھوایا۔ اور خدا کے فضل سے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسٹر نوردیا نے اخلاص سے بیعت کر لی۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے جملہ خطوط قادیان بھیج دیئے۔ مبلغ کے لئے درخواست کی۔ جو منظور ہوئی۔ اور مولوی حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے پہلے باقاعدہ مبلغ مقرر ہوئے۔ انہوں نے ۱۹۱۵ء میں باقاعدہ ماریشس کے مشن کی بنیاد رکھی۔ مولوی صاحب کی مدد کے لئے مولوی عبید اللہ صاحب ولد مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی گئے۔ اور وہیں شہید ہوئے۔ اور پھر ۱۹۲۸ء میں حافظ جمال احمد صاحب تشریف لے گئے۔ جو اب تک وہیں موجود ہیں۔ اس مشن میں ڈاکٹر محمد احسان صاحب نے بھی بطور آنریری مبلغ کام کیا۔ اس مشن کا مرکز روز ہل میں ہے۔ اور یہاں کی جماعت لٹریچر تنظیم کو بہت سی مشکلات و مقدمات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ سلسلہ کا فرانسیسی لٹریچر یہیں سے تیار ہوتا ہے۔ ماریشس کا جزیرہ ہمارے افریقہ تا آسٹریلیا زنجیر جزائر مشن کی مغربی کڑی ہے ؛

سیلون میں مشن

یوں تو مرکز کی پہلے ایسوسی ایشن کولمبو کے صدر نے ریویو آف ریلیجنز کا مطالعہ کرنے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے آخری ایام میں شرف بیعت حاصل کر لیا تھا۔ مگر خلافت ثانیہ میں ان لوگوں سے خط و کتابت شروع ہوئی۔ اور خداوند تعالیٰ کی توفیق سے یہ عاجز سیلون سے خط و کتابت زیر ہدایت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کرتا رہا۔ اور سنہالی دیسے ہر دو جماعتوں کے لوگ بیعت میں داخل ہوئے۔ مگر مشن و جماعت کا باقاعدہ قیام ۱۹۱۵ء میں ہوا۔ جبکہ حافظ صوفی غلام محمد صاحب ماریشس جاتے ہوئے کولمبو میں ٹھہرے۔ اور جماعت کی تنظیم کی۔ صوفی صاحب کے بعد مولوی اے۔ ای۔ ابراہیم صاحب۔ مالاباری کو بھیجا گیا۔ اور اب مولوی عبداللہ صاحب مالاباری مبلغ وانچارج ہیں۔ کولمبو کا بندر دنیا کے ایک بڑے راستہ پر واقع اور فرنچ۔ ڈچ۔ جاپانی۔ آسٹریلین۔ انگلش کمپنیوں کے جہازوں کا مقام اتصال ہے۔ اس لئے بڑی اہم جگہ ہے۔ اور راجہ چندرجی واشوکا کے جلالی و جمالی حملوں کے باعث شمالی ہند کے ساتھ اس کا خاص تعلق ہے۔ مذہبی نقطہ نظر سے بھی یہی ایک مشن ہے۔ جو ایک بدھ مذہب کے مرکز میں واقع ہے۔ کولمبو سے جماعت احمدیہ کا اخبار The Message پیغام انگریزی و تامل زبان میں شائع ہوتا ہے ؛

مشرقی مجمع الجزائر کا مشن

زمام خلافت ہاتھ میں لینے کے چند روز بعد حضرت خلیفہ ثانی کی توجہ عالیہ جزیرہ نما ملایا کی طرف ہو گئی۔ اور مجھے ملائی زبان سیکھنے کا ارشاد فرمایا۔ ملائی مسلمان بہت جاہل ہیں۔ اور مسیحی حملہ آوروں کا آسان شکار ہیں۔ نیز یورپ کی سیاسی طاقتوں اور مسیحیوں نے افریقہ سے آسٹریلیا تک کی تمام زنجیر جزائر پر قبضہ کر کے اسے نوآبادیاں بنانے کا ارادہ کیا۔ اور ڈچ سلطنت مسیحیت نے بھی اپنے مقبوضات جاوا و سماٹرا میں مسلمانوں کو عیسائی بنانا شروع کر دیا۔ اس لئے ماریشس و سیلون کے بعد سماٹرا و جاوا میں دین الحق کی اشاعت کا مرکز بنا کر Muslim Asia مسلم ایشیا یا مجمع الجزائر مشرقی کے مشن کا قیام ضروری ہوا۔ حضرت کے منشاء کا علم ہونے اور میرے نادار اقوام کو احمدیت کے فیوض سے مستفیض کرنے کی ضرورت کے ماتحت ۱۹۲۲ء میں لیگوس نائیجیریا سے ہالینڈ کے ڈچ کونسل کے توسط سے احمدیہ لٹریچر ہالینڈ بھجوایا گیا۔ اور کونسل مذکور چونکہ میرا دوست اور جماعت احمدیہ اور حکومت برطانیہ کے تعلقات سے واقف تھا۔ اس لئے اسنے اپنی رپورٹ میں مفصل سلسلہ کی پرامن تعلیم کا ذکر کیا۔ اس کے بعد حضرت خلیفہ ثانی کے ولایت جانے کے وقت ایک ڈچ خاتون احمدی ہو گئی۔ اور حضرت نے نظارت دعوت و تبلیغ میں Department of Propagation in West Africa and Far East مغربی افریقہ اور مشرق بعیدہ کی شاخ قائم فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے سماٹرا سے چند طالب علم بھی قادیان میں تعلیم کے لئے بھیج دیئے۔ اور ۱۹۲۵ء میں مولوی رحمت علی صاحب پہلے باقاعدہ مبلغ مقرر ہو کر گئے۔ اور سماٹرا میں پیڈانگ ادارہ تبلیغ کا مرکز مقرر ہوا۔ مولوی رحمت علی صاحب کامیابی سے کام کر کے واپس آئے اور دوبارہ ۱۹۳۰ء میں مولوی محمد صادق صاحب ان کے ساتھ گئے۔ اب موخر الذکر سماٹرا میں اور اول الذکر جاوا میں ہیں۔ جاوا بورنیو اور جزیرہ نمائے ملایا کا تبلیغی کام کا مرکز بنگویا ہے۔ پیڈانگ سماٹرا سے اسلام نام رسالہ ملایا زبان میں اور جاوا سے سٹار اسلام رسالہ شائع ہوتا ہے۔ اس مشن کی خصوصیات میں یہ امور ہیں کہ قادیان کے فارغ التحصیل سماٹری طلباء جن میں سے بعض پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل بھی ہیں۔ وہاں تبلیغ کرتے ہیں۔ اور قادیان آنا اور تعلق رکھنا بیرونی ممالک میں سے ان جزائر کو زیادہ نصیب ہوا ہے۔ ایک رپورٹ میں پورواجادا کے جماعت کے سکرٹری صاحب لکھتے ہیں۔ "ہماری تعداد اسی ہے۔ ہم تبلیغ کو دوسرے مقام پر جاتے ہیں۔ بعض اوقات سفر میں رات پڑ جاتی ہے۔ ہم پھر بھی پروا نہیں کرتے۔" اس جماعت کو بھی سخت مخالفت کا سامنا ہے۔

متفرق امور

۱۹۲۹ء میں ہانگ کانگ چین سے قاری غلام مجتبیٰ صاحب نے بیعت کی۔ اور پیغام صداقت وہاں پہنچانا شروع کیا۔ یہ آنریری کام چین کے سر پر زرد اقوام میں ہے۔ مگر ابھی تک یہاں باقاعدہ مشن نہیں قائم ہوا۔ بخارا روس میں مولوی ظہور حسین صاحب نے جیل کی صعوبتیں اٹھا کر ایران میں شہزادہ عبدالمجید صاحب نے جان دے کر اور افغانستان میں شہیدوں نے اپنے خون سے۔ آبادان۔ بغداد بصرہ۔ روڈیشیا۔ ابی سینیا۔ ٹرنی ڈاڈ۔ برازیل۔ برٹش گائنا۔ جنوبی امریکہ ہنڈوراس۔ وسط امریکہ اور دیگر اقطاع عالم میں آنریری احمدی کارکنوں نے پرچم اسلام بلند کر رکھا ہے۔ اور حفاظت و اشاعت اسلام کا کام جاری ہے ؛

خلاصہ اور اپیل

اس مختصر تبصرہ سے واضح ہے۔ کہ باقاعدہ ایک سکیم اور ایک نظام کے ماتحت خلافت ثانیہ میں آرین۔ حبشی و منگولین اور سامی اقوام کے درمیان صداقت کا پیغام پہنچا دیا گیا ہے۔ اور بقیہ دنیا کی طرف توجہ ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ چار دانگ عالم میں قادیان کے مینار کی شعاعیں پہنچ رہی ہیں۔ احباب کرام! ہم نادار اور بے قدر ہیں۔ کوئی حکومت اور کوئی ریاست ہم

احمدی فریق لاہوری ساکن احمدیہ بلڈنگ لاہور کے صحیح عقائد

حضرت مرزا صاحب کے دعوئے نبوت کے متعلق

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ فریق لاہور فرماتے ہیں:۔

۱:۔ "حضرت مرزا صاحب کو منہاج نبوت پر پرکھو" (ریویو جلد ۶ صفحہ ۲۷۴)

۲:۔ "حضرت مرزا صاحب کو انبیاء سابقین کے معیار پر پرکھو"۔ (ریویو جلد ۴ صفحہ ۴۶۹)

۳:۔ "جب ہم کسی شخص کو مدعی نبوت کہیں گے۔ تو اس سے مراد یہ ہوگی۔ کہ وہ صرف نبوت کا مدعی یا بالفاظ دیگر کامل نبوت کا مدعی ہے" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۲۹۵)

۴:۔ "حضرت مرزا صاحب مدعی نبوت ہیں"۔ (ریویو جلد ۴ صفحہ ۴۶۴ و ریویو جلد صفحہ ۲۷۴)

۵:۔ "حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہندوستان کے مقدس نبی ہیں"۔ (ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۶)

۶:۔ "حضرت مرزا صاحب نبی آخر زمان پیغمبر آخر زمان ہیں"۔ (ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۹ و نمبر ۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کی پیشگوئی

"فارسی الاصل (رجل من ابناء فارس) کے متعلق جو پیشگوئی وارد ہوئی ہے۔ اس کی خبر قرآن شریف میں ہے۔ چنانچہ سورۃ الجمعہ میں آیا ہے ھو الذی بعث تا ھو العزیز الحکیم (ترجمہ) خدا تو وہ ہے کہ جس نے امی لوگوں میں سے یہ رسول مبعوث کیا۔ کہ انہیں اس کی آیات سنائے۔ اور انہیں پاک بنائے۔ اور حکمت کی انہیں تعلیم دے۔ گو وہ عیاں طور پر غلطی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی۔ جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی۔ وہ قوم بھی انہی لوگوں کے ہم رنگ ہوگی۔ اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا۔ جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا۔ انہیں پاک بنائے گا۔ اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے گا۔" (ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۶)

چالیس کروڑ مسلمان یہودی حیثیت میں

"The Ahmadyya Movement Stands in the same relation to Islam in which Christianity stood to Judaism"

(ترجمہ) سلسلہ احمدیہ اسلام کے ساتھ وہی تعلق رکھتا ہے۔ جو عیسائیت کو یہودیت کے ساتھ تھا۔ (ریویو جلد ۸ صفحہ ۹۳)

مسیح موعود کا انکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار ہے

"جو مسیح موعود کا انکار کرتا ہے۔ وہ گویا آنحضرت صلعم کا انکار کرتا ہے۔" (پیغام صلح اپریل ۱۹۳۳ء)

مندرجہ بالا عقائد کے متعلق احمدی فریق لاہور کا متفقہ اعلان

"ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی (یعنی حضرت مرزا صاحب کی) متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالیٰ نہیں چھوڑ سکتے۔" (پیغام صلح ۔ ستمبر ۱۹۱۶ء)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

"معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈالا ہے۔ کہ اخبار ہذا (پیغام صلح ۔ مرتب) کیساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جنکا کسی نہ کسی صورت میں پیغام صلح سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔ حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اب دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی۔" (پیغام صلح ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

اخبار پیغام صلح سے تعلق رکھنے والے یعنی (۱) مولوی محمد علی (امیر جماعت لاہوری)، (۲) صدر الدین (بی۔ اے بی ٹی)، (۳) رفا النفصاحب، ڈاکٹر سید محمد حسین (ریٹائرڈ اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر)، (۴) رفا النفصاحب، محمد منظور الٰہی (۵) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ (ایل۔ ایم۔ ایس)، (۶) یعقوب خان (بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ایڈیٹر لائٹ)، (۷) سید غلام مصطفےٰ (ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول لاہور)، (۸) محمد دین جان (بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی)، (۹) ڈاکٹر سید طفیل حسین (اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر)، (۱۰) عزیز بخش (بی۔ اے گورنمنٹ پنشنر)، (۱۱) ڈاکٹر غلام محمد (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) ممبران احمدیہ اشاعت اسلام لاہور وغیرہم لاہوری جماعت ۔ صاحبان غور کریں

مرتبہ خرم ملتانی چیشر

موضع بھانبڑی میں احراری ملاّں کی بدزبانی

ایک گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا۔ کہ احراری ملا عنایت اللہ نے موضع بھانبڑی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق انتہا درجہ کی بدزبانی کی۔ چونکہ وہ نہایت ہی اشتعال انگیز اور پرلے درجہ کی فحش کلامی تھی۔ اس لئے ہم نے اسے اخبار میں درج کرنے کی بجائے مجسٹریٹ علاقہ کے پاس بھیج دیا۔ تاکہ وہ اس بارے میں اپنا فرض ادا کریں اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ وہ یہ ہے۔ کہ احراری ملاّں نے ۸ر فروری کو جمعہ کی تقریر میں کہا۔ کہ "میں الفضل کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ ثابت کرے۔ موضع بھانبڑی میں میں نے کوئی تقریر کی ہو۔ یا وہاں کوئی جلسہ۔ یا مجمع یا اعلان یا درس قرآن بھی ہوا ہو۔ ہاں یہ علیحدہ بات ہے کہ کسی جگہ بیٹھ کر باتیں کی ہوں"۔

لیکن "الفضل" میں جب یہ لکھا ہی نہیں گیا۔ کہ عنایت اللہ نے موضع بھانبڑی میں کوئی تقریر کی۔ یا وہاں جلسہ ہوا۔ یا مجمع ہوا۔ یا درس ہوا۔ تو پھر اس کے متعلق چیلنج دینا سراسر بیہودگی نہیں تو اور کیا ہے۔ "الفضل" نے جو کچھ لکھا وہ یہ ہے۔ "۳ر فروری عنایت اللہ نے موضع بھانبڑی میں اس قدر فحش کلامی اور بدزبانی کی۔ جس کی کوئی حد نہیں"۔ "ہم ذمہ وار افسروں کے پاس احراری ملاّں کی بدزبانی کی رپورٹ بھیج رہے ہیں"۔ اور یہ عنایت اللہ نے خود تسلیم کر لیا ہے۔ کہ کسی جگہ بیٹھ کر اس نے باتیں کیں۔ انہی باتوں میں اس نے وہ بدزبانی کی۔ جس کی رپورٹ مجسٹریٹ کو بھیجی گئی۔

واقعہ یہ ہے کہ عنایت اللہ نے بھانبڑی میں جا کر کوشش کی۔ کہ لوگوں کو جمع کر کے تقریر کرے۔ لیکن اس میں اسے کامیابی نہ ہوئی۔ شرفاء نے اسے مونہہ لگانا پسند نہ کیا۔ صرف چند لوگ آئے۔ اور ان میں سے بھی کئی ایک اس کی بدزبانی کی وجہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ آخر اس نے کوئی تقریر کرنے کی بجائے مسجد میں بیٹھے بیٹھے باتیں کیں۔ جن میں نہایت ہی فحش کلامی سے کام لیا۔ اس کے بعد اس نے حکام ضلع سے اپنے خاص تعلقات بتانے اور ان پر اپنا اثر و رسوخ ظاہر کرنے کے لئے کہا۔ کل مجھے ڈپٹی کمشنر سے ملنے جانا ہے۔ اس لئے پھر کسی دن آ کر تقریر کروں گا۔ جب کسی نے کہا کل تو ڈپٹی کمشنر سے ملنے کا دن نہیں ہے۔ تو کہنے لگا میرے لئے کوئی پابندی نہیں۔ میں جس وقت جاؤں مل سکتا ہوں۔ اور مجھے اجازت ہے۔ کہ تانگہ سیدھا کوٹھی میں لے آیا کروں۔

اب بدزبانی سے انکار کسی مشورہ کے ماتحت اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ حکام کو کوئی کارروائی نہ کرنے کا بہانہ مل جائے۔ جنہیں عنایت اللہ کی اصل تقریر ہم بھیج چکے ہیں۔ اسی لئے ۸ر فروری کو بھانبڑی میں بھی چند آدمیوں کے سامنے وہی سبق دوہرایا گیا ہے۔ جو عنایت اللہ نے بیان کیا۔ نیز "احسان" اور "زمیندار" نے بھی اسی طرح صفائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

ایک سیّد مبلغ کی ضرورت

ایک ایسے مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو قوم کا سید ہو۔ پس ایسے دوست جو سید ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے اچھی طرح واقف ہوں۔ تبلیغ کر سکتے ہوں۔ اور صیغہ دعوت و تبلیغ کے ماتحت عارضی طور پر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنے نام نظارت ہذا میں بھیج دیں۔ اخراجات کے لئے ماہوار الاؤنس انہیں دیا جائے گا۔ مبلغ کے لئے ضروری ہے۔ کہ پنجابی میں تقریر کر سکے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قادیان میں مشتبہ اشخاص کی آمد

جب سے احراریوں نے فتنہ و شرارت شروع کی ہے۔ کئی ایک مشتبہ اشخاص قادیان میں آنے لگ گئے ہیں۔ جو ظاہر تو یہ کرتے ہیں۔ کہ احمدی ہونے کے لئے آئے ہیں۔ لیکن نہ تو کسی احمدی سے اپنی واقفیت بتا سکتے ہیں۔ اور نہ احمدیہ لٹریچر سے آگاہ ہوتے ہیں۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ایک لڑکا اس جرم میں گرفتار ہو کر سزا پا چکا ہے۔ کہ وہ قادیان میں مجرمانہ ارادہ سے آیا تھا۔ اور اس نے اقرار کیا تھا۔ کہ چونکہ اس نے احراریوں کی اشتعال انگیز تقریریں سنی تھیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر قاتلانہ حملہ کرنا اس کا مقصد تھا۔ اس کے گرفتار ہونے اور پھر سزا پانے پر احراریوں نے اس کی کھلم کھلا مدد کی اور اپنی ضمانت پر رہا کرا لیا۔

اس کے بعد حال میں ایک اور شخص کو مشتبہ پا کر حوالۂ پولیس کیا گیا۔ وہاں اس نے اپنا جو نام اور پتہ بتایا۔ وہ تحقیقات کرنے پر غلط ثابت ہوئے۔ اور مجسٹریٹ نے اس سے ایک سال کے لئے ایک معمولی رقم کی ضمانت طلب کی۔

ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ احباب جن شریف اور زیر تبلیغ غیر احمدی اصحاب کو پہلی دفعہ قادیان بھیجیں۔ اور جن کا قادیان میں کوئی واقف نہ ہو۔ انہیں تعارفی خط لکھ دیا کریں۔ تاکہ ان کے متعلق اطمینان ہو جائے۔ اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

احراریوں کی بیہودہ افواہیں

احراری جہاں بدزبانی کر کے اور فحش گوئی سے کام لے کر احمدیوں کے خلاف عوام میں جذبات نفرت و حقارت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں طرح طرح کی جھوٹی افواہیں بھی مشہور کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ لوگوں پر یہ ظاہر کر سکیں۔ کہ ان کی فتنہ انگیزیاں کامیاب ہو رہی ہیں۔

گذشتہ ہفتہ مجھے قادیان کے مضافات میں جانے کا اتفاق ہوا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان دیہات میں احراریوں نے ایک افواہ یہ مشہور کر رکھی ہے۔ کہ اچانک ایک دن ڈپٹی کمشنر قادیان پہنچا۔ اور اس نے قادیان کے ارد گرد فوج اور رسالے کا پہرہ مقرر کر کے خلیفہ قادیانی کی ضمانت لے لی۔ دیہات تو الگ رہے۔ بٹالہ کے متعلق بھی اطلاع پہنچی ہے۔ کہ وہاں بھی اس قسم کی افواہ مشہور کی گئی۔

اس قسم کی حرکات سے جہاں احراریوں کی راست بازی اور صداقت شعاری ظاہر ہوتی ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی غرض مقامی حکام کے خلاف جماعت احمدیہ میں سخت اشتعال پیدا کرنا ہے۔ ان حالات میں ہم یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جب تک کسی امر کے متعلق مرکز سے تصدیق نہ ہو جائے۔ اس پر قطعاً اعتبار نہ کیا جائے۔ اور نہ کسی قسم کا اضطراب اور بے چینی ظاہر کی جائے۔ البتہ یہ ضرور ہونا چاہیئے۔ کہ ہر قسم کی افواہوں کے متعلق جلد سے جلد مرکز میں اطلاع دی جائے۔

احرار کی اشتعال انگیزیوں اور قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف احتجاج

نیشنل لیگ امرتسر کی قرارداد

جماعت احمدیہ امرتسر نے باستثنائے سرکاری ملازمان امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو احراری فتنہ اور اس کے متعلق گورنمنٹ کے رویہ سے پیدا ہو چکی ہے۔ امرتسر میں سیاسی انجمن قائم کی۔ اور حسب ذیل عہدہ داران منتخب کئے گئے۔

پریذیڈنٹ ڈاکٹر فخرالدین صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس

سکرٹری قاضی عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

خزانچی خواجہ ظہور شاہ صاحب

محصل میاں محمد شفیع صاحب

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے متعلق حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"قادیان میں جماعت احمدیہ کے سیاسی جلسہ کے فوراً بعد دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے ظاہر ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور احراریوں کی فتنہ انگیزی کے خلاف احمدیوں کے احتجاج کو بزور قانون روکنا چاہتا ہے۔ نیشنل لیگ امرتسر کی رائے میں حکام ضلع نے فتنہ کو شروع میں روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ بلکہ باوجود توجہ دلائے جانے کے فتنہ کو بڑھنے کا موقع دینا حکام کے عدم تدبر اور انتظامی قابلیت کے فقدان پر دلالت کرتا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ اس طرف توجہ کرے۔"

خاکسار:۔ عبدالحمید بی۔ اے ایل ایل بی سکرٹری نیشنل لیگ امرتسر

نیشنل لیگ لائل پور کی قراردادیں

جماعت احمدیہ لائل پور کے آزاد طبقہ نے نیشنل لیگ بنا کر حسب ذیل عہدیدار منتخب کئے۔ پریذیڈنٹ شیخ عبدالرزاق صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ سکرٹری چوہدری عصمت اللہ خان وکیل۔ خزانچی شیخ محمد یوسف صاحب۔ لیگ نے ۲۴ فروری کو حسب ذیل قراردادیں پاس کیں۔

نیشنل لیگ لائل پور کا یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے جماعت احمدیہ کے دلوں کو سخت مجروح کیا ہے۔ اور احراری گندہ دہن مولویوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ ایسے احکام گورنمنٹ اور قانون کے وقار کو کم کرنے کے علاوہ راعی اور رعایا کے باہمی تعلقات کو خراب کرنے کا باعث ہوئے ہیں لہٰذا یہ جلسہ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ بہت جلد منسوخ کیا جائے۔

۲۔ اس قرارداد کی نقول وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اور اخبارات کو ارسال کی جائیں۔

خاکسار:۔ عصمت اللہ خان وکیل

نیشنل لیگ گورداسپور کی قراردادیں

۱۔ احراریوں کے گندے اشتہار بعنوان (مرزا مرتھا یا عورت) کی محض ضبطی جماعت احمدیہ کو ہرگز تسلی نہیں دے سکتی اس اشتہار کے مصنف کے خلاف مقدمہ ضرور چلانا چاہیئے

۲۔ یہ لیگ گورنمنٹ کو اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اشتہار (مرزا کا بڑھاپا اور ظالم خشخ کا سیاپا) ضبط کیا جانا چاہیئے۔ اور اس کے مصنف کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔

۳۔ یہ لیگ اس امر کے خلاف زور سے پروٹسٹ کرتی ہے۔ کہ قادیان میں دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کا نفاذ دوبارہ کیا گیا ہے۔ جب کہ اور کئی گاؤں اس ضلع میں۔ جہاں قلیل التعداد احمدیوں پر بے پناہ مظالم کئے جا رہے ہیں اور ان پر عرصہ حیات تنگ کیا گیا ہے۔ لیکن حکام نے وہاں کوئی کارروائی ایسی نہیں کی۔

۴۔ احراری ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف جو جذبات منافرت پیدا کر رہے ہیں۔ یہ لیگ اس کے خلاف احتجاج کرتی ہے۔ نیز احمدیوں کی طرف سے حکومت کے تغافل کے خلاف بھی احتجاج کرتی ہے۔

۵۔ مندرجہ بالا قراردادوں کی نقلیں لوکل گورنمنٹ ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور اخبارات کو بھیجی جائیں۔

سکرٹری چودہری نصیر احمد خاں بی۔ اے۔ ایل ایل بی

نیشنل لیگ ملتان کی قراردادیں

جماعت احمدیہ ملتان کا جلسہ زیر صدارت جناب شیخ فضل الرحمن صاحب اختر پریذیڈنٹ ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ ملتان کا یہ جلسہ ملا عنایت اللہ احراری کی تمام مفسدہ پردازیوں اور دل آزار تقریروں پر انتہائی رنج و نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ جو آئے دن وہ ہمارے مقدس مرکز قادیان دارالامان اور اردگرد کے دیہات میں کر رہا ہے۔ اور جن کے ذریعہ وہ لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکا اور اشتعال دلا رہا ہے۔ نیز یہ خیال رکھتا ہے۔ کہ اس کی زبان درازیوں اور فتنہ انگیزیوں میں حکام وقت کی بے حسی اور خاموشی کے باعث روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

۲۔ ہمارا یہ جلسہ ان سوقیانہ اور اشتعال انگیز تقریروں اور تحریروں کو نہایت ہی رنج اور حقارت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ جو آج کل سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بدباطن مخالف بانی سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو احمدیوں کے قتل پر اکسا رہے ہیں۔

۳۔ "زمیندار" اور احسان میں اس امر کا شائع کرنا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والا شریعت کی رو سے واجب القتل ہے۔ اور پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اور جماعت احمدیہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والا۔ قرار دینا گویا ان کے واجب القتل ہونے کا دوسرے الفاظ میں فتویٰ دینا اور نادان لوگوں کو ان کے قتل پر آمادہ کرنے کے مترادف ہے یہ جلسہ اس قسم کے شرانگیز پروپیگنڈا کی مذمت کرتا اور حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ حالات میں کوئی پیچیدگی پیدا ہونے سے قبل اس قسم کی باتوں کا انسداد کرے۔

۵۔ مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول بحضور حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور گورنر بہادر پنجاب بھیجی جائیں۔ نیز الفضل کو بھی ارسال کی جائیں۔

جنرل سکرٹری

جماعت احمدیہ منٹگمری کی قراردادیں

جماعت احمدیہ منٹگمری کا ایک جلسہ ۲۵ فروری ۳۵ء زیر صدارت چوہدری محمد شریف صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں احراریوں کی طرف سے جس گندے لٹریچر کی اشاعت مختلف

روزانہ الفضل

"الفضل" کے متعلق استفسار آرہے ہیں۔ حالانکہ اعلان میں سب باتیں بیان کردی گئی ہیں اب پھر گذارش ہے۔ کہ

۱۔ الفضل کی ۱۳ اشاعتیں ۱۲-۱۲ صفحے کی بدستور ہونگی۔ اور باقی تیرہ اشاعتیں چار چار صفحے کی۔ چو صفحہ تین اشاعتوں کے لئے چھ ماہ کا معاوضہ بشرح دو روپے آٹھ آنے مقرر ہوا ہے۔ اور دس روپے سالانہ اس کے علاوہ ۱۲ صفحے کی ۱۳ اشاعتوں کی قیمت ہے۔

۲۔ ایجنسیاں قائم کرکے اطلاع دینے والوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ چو صفحہ اخبار پر بھی ایک پیسہ فی پرچہ کے حساب سے ٹکٹ لگے گا۔ ایک پیسہ یہ اور قریباً ایک پائی کمیشن۔ اگر پرچہ کی قیمت ایک ہی پیسہ ہو۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ لکھوائی چھپوائی کاغذ اور کمیشن ہم گرہ سے دیں گے۔ پس ضروری ہے۔ کہ چو صفحہ اخبار کم از کم پچاس اور ایک سو پرچہ منگوایا جائے۔ تاکہ بذریعہ ریلوے پارسل ہم بھیج سکیں۔ ریلوے پارسل کا محصول بھی تین آنے سے کم نہیں ہوگا۔

۳۔ چونکہ ایک پیسے والا الفضل زیادہ تعداد میں فروخت ہوسکتا ہے۔ اور ایک آنے والا کم اس لئے ہر ایجنسی کو چاہیے۔ کہ اس کے لئے تشریح کردے۔ کہ ۱۲ صفحے والے کتنے پرچے بھیجے جائیں۔ اور ۴ صفحے والے کتنے۔

۴۔ ۶ اضافہ بذریعہ منی آرڈر آنا چاہیے۔ وی پی میں خرچ زیادہ ہے۔

مینجر الفضل

تریاق معدہ وجگر

بفضلہ مندرجہ ذیل عوارضات کیلئے لاثانی دوا ہے ضعف جگر۔ بھس۔ کمی خون۔ دل کی گھبراہٹ جلن ہاتھ پاؤں۔ یرقان۔ عظم الطحال (تاپ تلی) جلن سینہ۔ ضعف معدہ۔ ضعف عام کیلئے اکسیری مرکب ہے۔ ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہو جاتے ہیں دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی۔ لاغری دور ہو کر بدن چست و چالاک سرخ رنگ اتار ہو جاتا ہے۔ تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہوں وہ بھی استعمال کرکے کافی خون پیدا کرسکتے ہیں۔ مندرجہ بالا عوارضات سردیوں میں چنداں تکلیف دہ نہیں ہوتے لیکن گرمیوں میں مریض کیلئے وبال جان ہو جاتے ہوں۔ تریاق معدہ وجگر ہر موسم میں (خواہ گرمی یا سردی) یکساں فائدہ مند ہے قیمت فی شیشی ۱؎ علاوہ محصولڈاک۔ حکیم محمد شریف عبداللہ ڈاکٹر فائدہ شرقی براستہ بٹالہ

ضرورت رشتہ

مجھے اپنے ۲۱ سالہ نوجوان کنوارے لڑکے کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ میٹرک پاس ہے۔ شارٹ ہینڈ ٹائپ وغیرہ کی باقاعدہ کالج میں تعلیم حاصل کرکے سند لے چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد سرکاری ملازم ہو جائیگا۔ اس وقت بھی وہ بے روزگار نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں اس کو بے روزگار رکھنا پسند کرتا ہوں۔ جب سے وہ تعلیم سے فارغ ہوا۔ میں نے کام پر لگایا ہوا ہے۔ میں شریف خاندان قوم پٹھان سے ہوں۔ لڑکا ہونہار اور تابعدار ہے۔ حاجتمند دوست مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار۔ محمد حیات خان احمدی کلرک دفتر کورٹ آف وارڈس صدر کچہری ملتان

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

محافظ جنین — اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ ہچکی۔ درد پسلی یا نمونیا ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیاں زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کردئیے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے ہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قیصر مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔

اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط۔ اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۶ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر ۹۰ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

امیر المومنین کا ارشاد

بحوالہ الفضل مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۲ء حضور فرماتے ہیں۔ "ہماری جماعت کے ڈاکٹر یہ عہد کریں۔ کہ علاج میں ایسے غیر ضروری مصارف نہیں ہونے دیں گے۔ جماعت کے لوگ یہ کوشش کریں۔ کہ اپنے طبیبوں سے ہی علاج کرائیں گے۔" الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء "ہومیوپیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کردیا۔ اور یہ معلوم کرکے انسان کو سخت حیرت ہوئی۔ کہ اس کی شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفا بھی رکھی ہوئی ہے۔ جن سے اس قسم کی مرض پیدا ہوتی ہے۔ گویا بیماری کے ساتھ اس کا علاج بھی رکھا ہے ... اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو پہلے لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔"

ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ اس میں قوت شفا بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے زیادہ ہے۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ دنوں کا کام گھنٹوں میں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی تجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ زود اثر بغیر بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ سلوونی میٹھی دواؤں اور انگلش کے بے افراط آپریشن کی تکلیف سے نجات دینے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحتیاب ہوئے ہیں۔ مختلف علاج اور پیٹنٹ ادویہ کے بجائے ہومیوپیتھک علاج کیجئے۔ ایم لیبچ۔ احمدی ہومیوپیتھ جیو نگر کڑھ میو اڈہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وزیر ہند نے فری پریس جرنل کے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق ہوس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ گاندھی جی کی تحریک کو باغیانہ سمجھتی ہے۔ گورنمنٹ جس وقت دیکھے گی۔ کہ یہ تحریک خطرناک نتائج کا باعث ہو رہی ہے اسی وقت بند کر دے گی۔ اور اگر ضرورت پڑی تو گاندھی جی اور دیگر لیڈروں کو بھی جو اس تحریک کے چلانے والے ہیں گرفتار کرے گی۔

پنڈت مالویہ کے آئندہ پروگرام کے متعلق بنارس کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہ بہت جلد فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے کے لئے ہندوستان کا دورہ کریں گے۔ اور ہندو اور سکھ لیڈروں کا ایک وفد وائسرائے ہند کی خدمت میں اسی غرض سے لے جائیں گے۔ تاکہ ان پر واضح کیا جائے۔ کہ اسمبلی میں فرقہ وار فیصلہ کے منظور ہو جانے کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ہندوستان کے کئی کروڑ ہندو اور سکھ اس کے حق میں ہیں۔

مسٹر رامزے میکڈانلڈ نے ۱۰ فروری کو لیوٹن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانیوں کا اعتماد اور ہمدردی بحال رکھنے کی یہی صورت ہے کہ ہم وقت آنے پر اپنے وعدے کا ایفا کریں۔ اور انہیں زبردستی برطانیہ کی کمان کے ماتحت رکھنے کی پالیسی سے محترز رہیں۔ کیونکہ جو خطرہ ان کو زیادہ سے زیادہ آزادی دینے سے پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ اس خطرہ کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ جو زبردستی تسلط قائم رکھنے کے نتیجہ میں پیدا ہو گا۔

گاندھی جی کے داخلہ سرحد کے متعلق جو خط و کتابت گاندھی جی اور حکومت کے درمیان ہو رہی تھی "سرچ لائٹ" کے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق گاندھی جی نے اسے اس لئے بند کر دیا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے۔ کہ اگر صوبہ سرحد کی گورنمنٹ نے انہیں گرفتار کر لیا۔ تو گورنمنٹ ہند اس میں مداخلت نہ کرے گی۔ گاندھی جی چونکہ سول نافرمانی کے لئے تیار نہیں ہیں اس لئے انہوں نے سرحد جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔

مردان سے ۹ فروری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ موضع صوفی بہلول میں گوتم بدھ کے زمانہ کا ایک دفینہ برآمد ہوا ہے۔ جو ایک ہزار طلائی اشرفیوں اور چند قیمتی جواہرات پر مشتمل ہیں۔

سلطان ابن سعود نے اعلان کیا ہے۔ کہ اہل حجاز کے خلاف بعض وجوہ کی بناء پر داخلہ وطن کی پابندیاں عائد تھیں۔ ان سے پابندیاں اٹھا دی گئی ہیں۔ جو شخص حجاز واپس آنا چاہے اسے چاہیئے۔ کہ بذات خود یا کسی اور کے واسطہ سے خط و کتابت کر کے معاملہ طے کرے۔

حکومت عراق اور حکومت حجاز نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۵ فروری میں ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کی جائے جس میں دونوں حکومتوں کے نمائندے شامل ہوں۔ اور حجاز اور عراق کے سیاسی مسائل کو حل کرنے اور سلسلہ رسل و رسائل کے لئے لائحہ عمل مرتب کرنے کی کوشش کی جائے۔

ڈاکٹر مونجے کے مجوزہ ملٹری ٹریننگ سکول کے لئے جو ناگپور میں کھولا جائے گا۔ ۹ فروری کی اطلاع کے مطابق ایک سیٹھ پرتاپ چند نے ایک لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

لنڈن سے ۹ فروری کی اطلاع ہے کہ پانچ ہندوستانی کھلاڑیوں کو ایک مقامی ہوٹل میں جس میں دوسرے ممالک کے کھلاڑی بھی اقامت گزین تھے۔ مالکان ہوٹل نے ہندوستانی ہونے کی بناء پر ٹھہرنے کی اجازت نہ دی۔ اور انہیں کسی دوسرے ہوٹل میں منتقل کر دیا گیا۔ اس پر ورلڈ ٹیبل چمپین شپ کے منتظمین نے ہوٹل کے ادارہ انتظام کے نام تہدید آمیز مکتوب لکھ کر ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر اس فیصلے کو منسوخ نہ کیا گیا۔ تو وہ ہنگری۔ امریکہ۔ آسٹریا اور دوسری ٹیموں کو بھی ہوٹل سے نکال لینگے۔

بمبئی سے ۹ فروری کی اطلاع ہے کہ اس ہفتہ کے دوران میں ایک کروڑ ۵ لاکھ ۴۰ ہزار ۹۴۰ روپیہ کا سونا ممالک غیر کو بھیجا گیا۔

لکھنؤ سے ۹ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ دہلی ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے یوپی گورنمنٹ کو ایک سرکلر موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ نئی اصلاحات کے اجراء کی تیاریوں کے متعلق غیر معمولی جلد بازی سے کام لینے کی ضرورت نہیں اس سے قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ نئی اصلاحات ۱۹۳۶ء سے پیشتر رائج نہیں ہوں گی۔ باخبر حلقوں کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ آئندہ انتخابات ۱۹۳۶ء کے آخر میں ہونگے۔ اور اس طرح صوبجاتی کونسلوں کی میعاد میں ایک اور سال کی توسیع یقینی معلوم ہوتی ہے۔

استنبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکی اسمبلی کے انتخابات میں بیس خواتین شامل ہوئی تھیں۔ جن میں سے ۱۷ کامیاب ہوئی ہیں۔

دارالعوام میں لنڈن سے ۹ فروری کی اطلاع کے مطابق ایک ممبر نے سوال کیا کہ آیا ہندوستان اور برطانیہ کے معاہدہ تجارت کے متعلق اسمبلی کا فیصلہ سر سیموئل ہور تک پہنچا ہے اور کیا حکومت اس سلسلہ میں تغیر کرنا چاہتی ہے؟ سر سیموئل ہور نے کہا۔ کہ حکومت استرداد کی قرار داد منظور نہیں کرے گی۔ اور نہ اپنی پالیسی میں کسی قسم کا تغیر گوارا کریگی۔

سر آغا خاں ۱۰ فروری کو بمبئی روانہ ہو گئے۔ نئی دہلی کے ریلوے سٹیشن پر ڈاکٹر سے لیڈی کانگ۔ اور بعض مسلمان ارکان اسمبلی اور اکابر نے آپ کو الوداع کہی۔

انڈین میڈیکل سروس میں تقرر کی نسبت نئی دہلی سے ۹ فروری کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وزیر ہند کی اجازت سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی شخص جس نے کوئی ایسی میڈیکل سند لی ہو۔ جو انڈین میڈیکل کونسل کے ایکٹ ۱۹۳۳ء کی دفعہ ۲ کے ماتحت تسلیم شدہ ہو۔ ساتھ ہی برطانوی ہند کے کسی صوبجاتی میڈیکل ایکٹ کی رو سے اس کا نام رجسٹرڈ ہو۔ تو انڈین میڈیکل سروس میں اس کا تقرر کیا جا سکتا ہے۔

سرحدی کونسل کے صدر نے پشاور سے ۹ فروری کی اطلاع کے مطابق نواب زادہ اللہ نواز خان کے دو مسودات قانون کے نوٹسوں کو کونسل میں بحث کی غرض سے منظور کر لیا ہے۔ جن میں سے ایک قانون فحش کاری کے انسداد کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ اور جس کے رو سے فحش کاری کرنے والی عورتوں کے لئے تین ماہ سے دو سال تک کی سزا اور پچاس سے ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ دوسرا مسودہ قانون چھوٹے زمینداروں کی اعانت کے بارے میں ہے۔ اس میں تجویز کیا گیا ہے۔ کہ زمینداروں کو ناقابل برداشت شرح سود سے نجات دیجائے۔

چیف جسٹس ہائی کورٹ پنجاب کے اعزاز میں ۹ فروری کو جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے شالامار باغ میں ایک عظیم الشان گارڈن پارٹی دی۔ جس میں یورپین۔ ہندو اور مسلمان معززین نے بکثرت شرکت کی۔

مسٹر گابا نے ۱۱ فروری کو اسمبلی میں اس بناء پر تحریک التوا پیش کی تھی۔ کہ چونکہ حکومت نے ہندوستان و برطانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ کے متعلق اسمبلی کے فیصلہ پر عمل نہیں کیا۔ لہذا اس کی مذمت کی جائے۔ صدر نے اس تحریک کو خلاف آئین قرار دے کر رد کر دیا۔

انگلستان کے بیکاروں کی امداد کے لئے لندن سے ۹ فروری کی اطلاع [illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی